مَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَیْرًا یُّفَقِّهْهُ فِی الدِّیْنِ

تحفة الفقه

كتاب الأضحية و العقيقه

تالیف

مفتی اُسامہ صاحب ڈِینڈرولوی

استاذ حدیث جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل

اِدارہ بِن نُعمان ثابت ڈابھیل

تحفة الفقة

قربانی وعقیقہ

تالیف

مفتی اسامہ ڈینڈر رولوی
خادم التدریس جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل

ناشر
إدارہ نعمان بن ثابت ڈابھیل

فہرست مضامین

قربانی کی حقیقت وفضیلت ۱۱

ایسی دولت کہاں نصیب ہوتی ہے!!........................ =

یہ توفیق بھی مل جائے تو زہے قسمت!!........................ =

قربانی کا نصاب ۱۲

قربانی میں مال غیر نامی کو بھی شمار کیا جاتا ہے.................. =

مال نامی اور غیر نامی میں فرق........................... =

مسافر اور فقیر کے احکام ۱۳

فقیر کا قربانی کی نیت سے جانور خریدنا بحکم منت ہے............ =

ایام النحر سے قبل جانور خریدنے کا بھی یہی حکم ہے: ملحوظہ......... =

اپنی ملک میں موجود جانور میں قربانی کی نیت کرنا.............. ۱۴

جانور خریدنے کے بعد مر گیا یا گم ہو گیا........................ =

گم ہونے کے بعد دوسرا خریدا پھر پہلا بھی مل گیا.............. =

فقیر نے قربانی کی پھر ایام گذرنے سے پہلے مالدار ہو گیا......... ۱۵

وجوب وسقوط میں معتبر وقت =

آخری وقت میں فقیر ہو گیا، یا غنی ہو گیا، یا مسافر ہوا.............. =

قربانی کے ایام واوقات	۱۶
اگر ذی الحجہ کا چاند مشکوک ہو جائے	=
رات میں قربانی کرنا	=
شہر میں اگر کسی وجہ سے عید کی نماز نہ ہو سکے تو قربانی کا وقت	۱۷
شہر میں کسی بھی ایک جگہ نماز ہو جانا قربانی کے لیے کافی ہے	=
دیہات میں قربانی کا اصل اور مستحب وقت	=
قربانی کے بعد معلوم ہوا کہ عید کی نماز صحیح نہیں ہوئی تھی	۱۸
وقت میں اعتبار جانور کی جگہ کا ہے نہ کہ مالک کی جگہ کا	=
البتہ مؤکل اور وکیل کی جگہ میں ایام و تاریخ کا فرق ہو تو	=
قربانی کے جانور اور ان کی عمریں	=
اگر کوئی جانور مختلف الجنس جانور کے اختلاط سے پیدا ہو	۱۹
جانور کی عمر میں ایک دو دن کم ہونا	=
البتہ مینڈھا (بھیڑ) میں یہ گنجائش ہے کہ	=
بیچنے والا جانور کی عمر پوری بتلائے تو اس پر اعتماد کرنا	=
اعتبار عمر کا ہے، علامتی دانت نکلنے کا نہیں	۲۰
بڑے جانور میں شرکت	=
بڑے جانور میں سات سے کم کی شرکت	=
کسی شریک کا گوشت خوری کی نیت کرنا	=

- ایک حصہ مرحوم رشتہ دار یا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے رکھنا.......... ۲۰
- ساتواں حصہ مشترکہ طور پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے کرنا......... =
- اگر شرکاء میں سے کسی کا انتقال ہوجائے...................... ۲۱
- اگر فقیر نے جانور خریدتے وقت شرکت کی نیت نہ کی ہو.......... =

قربانی میں مانع اور غیر مانع عیوب =

- اس سلسلے میں اصول یہ ہے کہ:............................ =

مانع عیوب: =

- جانور کا اندھا یا کانا ہونا................................ ۲۲
- کان یا دُم کا کٹ جانا................................ =
- زبان کٹ جانا................................ =
- پیدائشی دانت نہ ہونا، یا دانت گر جانا........................ ۲۳
- سینگ ٹوٹ جانا، یا پیدائشی سینگ نہ ہونا...................... =
- جانور کا لنگڑا ہونا................................ =
- پاگل یا بیمار ہونا................................ ۲۴
- بہت زیادہ کمزور اور مریل ہونا.......................... =
- تھن والے جانور کا تھن کٹ جانا یا سوکھ جانا.................... =
- جانور کا خنثیٰ (صنف ثالث) ہونا.......................... ۲۵
- ذبح کے وقت تڑپنے یا کودنے سے کوئی عیب پیدا ہونا............ =

❁ غیر مانع عیوب:	۲۶
❁ جانور خارش زدہ ہو..................................	=
❁ زیادہ عمر کی وجہ سے بچہ پیدا کرنے کے لائق نہ ہو..............	=
❁ داغ دیا ہوا ہو..................................	=
❁ ایک فوطے والا ہو..................................	=
❁ کتیہ یا خنزیر کے دودھ سے پرورش پائی ہو..................	=
❁ نجاست کھانے والا ہو.....البتہ اس میں..................	۲۷
❁ بت یا مزار کے نام پر چھوڑا ہوا ہو...مگر..................	=
❁ جسم پر جوتنے یا مارنے کا نشان ہو..................	۲۸
❁ جس کو کتے نے کاٹ لیا اور کچھ زخمی کر دیا ہو..................	=
❁ تاہم مستحب ہے کہ جانور خوبصورت و مکمل ہو..................	=
❁ خریدنے کے بعد عیب پیدا ہونا	=
❁ اس میں فقیر اور غنی کے درمیان فرق ہے..................	۲۸
❁ افضل جانور	۲۹
❁ بڑا جانور افضل ہے یا چھوٹا؟..................................	=
❁ نر جانور افضل ہے یا مادہ جانور؟..................................	=
❁ حاملہ جانور	۳۰
❁ ذبح کے بعد پیٹ سے بچہ نکلا..................................	=

- قربانی سے پہلے جانور نے بچہ جنا ۔۔۔۔۔۔ ۳۰
- قربانی کے جانور سے انتفاع ۳۱
- جانور پر بوجھ لادنا؛ یا اس کے بال یا اون کاٹنا ۔۔۔۔۔۔ =
- دودھ دوہنا جائز نہیں، تاہم تکلیف کا اندیشہ ہو تو ۔۔۔۔۔۔ =
- قربانی کی قضا =
- قربانی واجب تھی اور وقت نکل گیا ۔۔۔۔۔۔ =
- جانور خرید ا مگر ذبح نہیں کر سکا ۔۔۔۔۔۔ ۳۲
- اگلے سال قضا کی نیت سے جانور ذبح کرنا ۔۔۔۔۔۔ =
- اگر وقت سے پہلے جانور ذبح کر لیا ۔۔۔۔۔۔ =
- میت کی طرف سے قربانی =
- ایک حصے یا جانور میں کئی مرحومین کو شریک کرنا ۔۔۔۔۔۔ =
- البتہ اگر میت نے وصیت کی ہے تو ۔۔۔۔۔۔ =
- میت کی طرف سے قربان کردہ جانور کا گوشت کھانا ۔۔۔۔۔۔ ۳۳

ذبح کا بیان

- ذبح کے وقت بسم اللہ نہ پڑھنا ۔۔۔۔۔۔ ۳۴
- ذبح میں مددگار شخص پر بسم اللہ کا حکم ۔۔۔۔۔۔ =

❁ ذبح کے وقت درود شریف پڑھنا ۳۴
❁ اللہ تعالیٰ کے کسی بھی نام سے ذبح جائز ہے.................. =
❁ اگر برکت کے لیے بسم اللہ پڑھا ۳۵
❁ تسمیہ یعنی اللہ کا نام غیر عربی میں لینا.......................... =
❁ بوقت ذبح اللہ کے نام کے ساتھ بزرگ یا نبی کا نام ملانا.......... =
❁ اردو میں کہنا ''اللہ رسول کے نام'' پر ذبح کرتا ہوں.............. ۳۶
❁ کہا جاتا ہے: قصاب بسم اللہ نہیں پڑھتے ہیں .... =
❁ ذبح کی جگہ اور ذبح کی رگیں ۳۷
❁ ذبح اختیاری اور اضطراری میں فرق........................ =
❁ عورت کا ذبح کرنا.................................... =
❁ ذبح کے وقت نیت کا حکم =
❁ خریدتے وقت کی نیت کافی ہے .... =
❁ متعدد افراد کے وکیل نے بوقت ذبح جانور کو نامزد نہیں کیا........ ۳۸
❁ ذبح میں یہ امور مکروہ ہیں =
❁ یہ (بطور حصر ادعائی) کل گیارہ ہیں........................ =
❁ جانور کو لٹانے اور ذبح کا صحیح طریقہ ۳۹
❁ جس طرح میت کو لٹاتے ہیں اس طرح نہ لٹائیں بلکہ........... =
❁ یہاں سر جنوب میں دم شمال میں اور پیر مغرب کی جانب کریں..... =

❁ گوشت کے احکام	۴۰
❁ گوشت کے تین حصے کریں..............................	=
❁ قربانی کا گوشت غیر مسلم کو دینا..............................	۴۱
❁ قصائی کو مزدوری میں گوشت یا چمڑا دینا..............................	=
❁ شرکا کے درمیان تقسیم میں مساوات ضروری ہے..............................	=
❁ باہم ایک دوسرے کے لیے زیادتی حلال کرنا بھی جائز نہیں......	=
❁ البتہ اس حیلے سے کمی بیشی کی گنجائش نکل آتی ہے..............................	=
❁ حلال جانور کی سات حرام چیزیں	=
❁ یاد رکھنے کے لئے مجموعہ: ''فخذمدغم'' کو یاد کر لیجیے..............................	۴۲
❁ اوجھڑی، آنتیں، اور گوشت پر لگے خون کا حکم: فائدہ..........	=
❁ غدۃ کے معنی گرہ اور گانٹھ کے ہیں نہ کہ حرام مغز: ملحوظہ........	۴۳
❁ چرمِ قربانی کے احکام	۴۴
❁ چمڑا مالدار کو بھی دیا جا سکتا ہے، لیکن قیمت نہیں..............................	=
❁ مسجد کے متولی کو وکالتاً دینا بھی جائز نہیں، تاہم یہ صورت جائز ہے۔۔	=
❁ ذبح سے پہلے چمڑا فروخت کرنا جائز نہیں، تاہم یہ طریقہ جائز ہے۔۔	۴۵
❁ ذبح کے بعد جانور کی رسی وغیرہ کا حکم	=
❁ ان سب کا صدقہ مستحب ہے، البتہ فروخت کر دے تو واجب ہے۔۔	=
❁ جانور خریدنے کے بعد خود کی رسی وغیرہ کا یہ حکم نہیں..............................	=

چند آداب واحکام

- ذی الحجہ شروع ہوتے ہی بال اور ناخن تراشنے سے احتراز کرنا...... ۴۵
- یہ حکم اس کے لیے ہے جس کو قربانی کرنی ہے.................. ۴۶
- اس میں حکمت یہ ہے کہ.................................. =
- جو قربانی کی استطاعت نہیں رکھتا اس کا مرغی ذبح کرنا............ =

عقیقہ کا بیان

- عقیقہ کا لغوی اور اصطلاحی معنی...ساتویں روز سے مراد ۴۷
- عقیقہ کی حکمت.. =
- عقیقہ میں مذکر ومؤنث کی رعایت ضروری نہیں .... =
- بڑے جانور میں حصہ رکھنا................................ =
- عقیقہ کے دن بچے کے بال کاٹنا اور صدقہ کرنا.................. ۴۸
- اگر ساتویں روز عقیقہ نہیں کر سکا تو اس کا حل یہ ہے کہ............ =
- ساتویں روز بچے کا نام رکھنا............................... =
- مردہ بچے کی طرف سے عقیقہ کرنا............................ =
- عقیقہ کے جانور میں وہ سب اوصاف لازم ہیں جو قربانی میں ہے ... ۴۹
- عقیقہ کا گوشت پکا کر کھلانا یا کچا تقسیم کرنا...................... =
- شادی کی دعوت میں عقیقہ کی نیت کرنا........................ =

- عقیقہ کے کھانے میں جانور کی ہڈیاں نہ توڑنا ۴۹
- عقیقہ کی مزید حکمتیں و مصلحتیں: فائدہ .... =

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قربانی کا بیان

قربانی کی حقیقت وفضیلت

قربانی: یہ سیدنا حضرت ابراہیم وحضرت اسماعیل علیہما السلام کے ایک معروف اور ایسے مثالی واقعہ کی یادگار ہے کہ شاید چشم فلک نے اس سے پہلے کبھی دیکھا اور نہ اس کے بعد۔شریعت اسلام نے اسی جذبہ ابراہیمی کو پروان چڑھانے اور وفاء عہد کی تجدید کے لئے ہر سال قربانی کا نظام مقرر کردیا اور اس کی بڑی فضیلت بیان کی، ساتھ میں گنجائش کے باوجود نہ کرنے پر سخت وعید بھی سنائی۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص استطاعت (گنجائش) کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے، **العیاذ باالله.** (ابن ماجه، ثواب الأضحية، حديث: ۳۱۱۴؛مسند أحمد: حديث ۷۹۱۲؛ مسند أبي هريرة) اور فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا: قربانی کے دنوں میں قربانی سے زیادہ کوئی عمل اللہ کو پسند نہیں، خون کا قطرہ زمین پر گرنے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کے وہاں قبول ہوجاتا ہے اور قربانی کے بدن پر جتنے بال ہوتے ہیں ہر بال کے عوض قربانی کرنے والے کے لئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے (ترمذي: أبواب الأضاحي حديث: ۱۴۷۹-۸۰۱۴، ابن ماجه، ثواب الأضحية

حدیث: ۱۴۱۳) سبحان اللہ! اتنی ساری فضیلت کا تقاضہ تو یہ ہے کہ جس پر قربانی واجب نہیں اس کو بھی کوشش کرنی چاہیئے کہ ایسی دولت کہاں نصیب ہوگی! اور جس پر قربانی واجب ہے وہ خوش دلی سے کرے، بوجھ سمجھ کر نہ کرے۔اور اللہ نے استطاعت دی ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اپنے رشتہ دار وغیرہ کی طرف سے بھی قربانی کرنی چاہیئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے ہر سال قربانی کیا کرتے تھے، پس اگر کسی کو یہ توفیق مل جائے تو زہے قسمت!!۔

قربانی کا نصاب

جس شخص کی ملک میں قرض نکال کر ساڑھے سات تولہ (یعنی: ۸۷/ گرام ۴۸۰/ ملی گرام) سونا، یا ساڑھے باون تولہ (یعنی: ۶۱۲/ گرام، ۳۶۰/ ملی گرام) چاندی، یا اس کی قیمت ہو، یا اس قیمت کے بقدر مال تجارت ہو، یا ضرورت سے زائد مکان، یا زمین ہو، یا کپڑے ہوں، یا گھریلو سامان ہو، تو اس پر قربانی واجب ہوگی۔ واضح رہے کہ: قربانی اور صدقۃ الفطر میں مال غیر نامی کو بھی شمار کیا جاتا ہے، جبکہ زکوٰۃ میں صرف مال نامی کا اعتبار کیا جاتا ہے، نیز قربانی وصدقۃ الفطر میں مال پر سال گذرنا بھی ضروری نہیں۔ (مستفاد: هندية: ۵/ ۲۹۲)

فائدہ: سونا، چاندی اور کرنسی مطلقاً مال نامی ہیں، اور ان کے علاوہ مال واسباب میں اگر تجارت کی نیت ہے تو وہ مال نامی ہے، ورنہ غیر نامی۔

نوٹ: نصاب سے متعلق مزید تفصیل اور قربانی اور زکاۃ کے نصاب میں فرق کو زکاۃ کے بیان میں ملاحظہ فرمائیں۔

مسافر اور فقیر کے احکام

① مسافر یعنی جو قربانی کے آخری وقت میں سفر شرعی پر ہو اسی طرح نابالغ اور غلام پر قربانی واجب نہیں۔ ولو كان مقيما في آخر الوقت ثم سافر في آخره لاتجب عليه. (بدائع الصنائع: ۱۹۶/۴)

② فقیر (یعنی جس پر قربانی واجب نہیں) نے اگر کوئی جانور قربانی کی نیت سے خریدا - اگر چہ ایام النحر سے قبل خریدا ہو - تو اس پر اس جانور کی قربانی واجب ہوگئی کیوں کہ جب اس پر قربانی نہیں ہے تو اس کا قربانی کی نیت سے جانور خریدنا منت کے حکم میں ہے، پس اس کے لئے اس جانور کا بدلنا جائز نہیں، اگر چہ اس میں عیب پیدا ہو جائے۔ اگر کسی وجہ سے قربانی نہ کر سکا اور ایام گذر گئے تو بعینہ اسی جانور کا صدقہ کرنا واجب ہے۔ (ردالمحتار: ۴۶۴/۹)

ملحوظہ: علامہ شامی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تاتار خانیۃ میں "قربانی کے ایام میں خریدنے" کی قید ہے اس کا ظاہر یہ ہے کہ اگر قربانی کے ایام سے پہلے فقیر نے جانور خریدا تو وہ اس پر واجب نہ ہوگا اگر چہ قربانی کی نیت سے خریدے مگر میں نے اس کی صراحت کہیں نہیں دیکھی آپ بھی مراجعت کر لے انتہی قولہ (ردالمحتار: ۴۶۵/۹) پھر بندے کو مراجعت کتب کے وقت أحسن الفتاوی: ۵۲۹/۷ میں یہ تحقیق ملی کہ تاتارخانیہ کی یہ قید اتفاقی ہے احترازی نہیں اور اس پر کافی وشافی دلائل پیش کئے گئے ہیں، فارجع الیہ۔ پس حاصل یہ ہے فقیر کا ایام النحر سے قبل خریدنا بھی موجب قربانی ہے یہی محقق ہے۔

البتہ اگر فقیر کی ملکیت میں پہلے سے کوئی جانور تھا اور وہ اس میں قربانی کی نیت کرے یا جانور خریدتے وقت قربانی کی نیت نہیں کی پھر بعد میں نیت کی تو وہ منت کے حکم میں نہ ہوگا، کیوں کہ اعتبار خریدتے وقت نیت کا ہے، پس اس پر اس جانور کی قربانی واجب نہ ہوگی (الا یہ کہ صراحتاً زبان سے منت مان لے)

فلو كانت في ملكه فنوى أن يضحي بها أو اشتراها ولم ينوي الأضحية وقت الشراء ثم نوى بعد ذالك لايجب لأن النية لم تقارن الشراء فلاتعتبر. (ردالمحتار: ۴۶۵/۹؛ خانية ۳۴۶/۳)

③ جانور مر گیا یا گم ہو گیا یا چوری ہو گیا تو اگر اس کا مالک مالدار ہے تو دوسرے جانور کی قربانی واجب ہے، اور فقیر ہے تو واجب نہیں۔ پھر اگر دوسرا جانور خریدا اور اتفاق سے پہلا جانور بھی مل گیا تو دونوں میں سے کسی ایک جانور کی قربانی واجب ہے البتہ دوسرے کو ذبح کرنے کی صورت میں اگر یہ پہلے سے کم قیمت کا ہو تو فضل کا تصدق بھی واجب ہے پہلے کو ذبح کرنے میں واجب نہیں اور دونوں کا ذبح کرنا مستحب ہے، ہاں! مگر فقیر کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا تو اس پر دونوں جانور کی قربانی واجب ہے، کیوں کہ قربانی کی نیت سے فقیر جو بھی جانور خریدے منت کے حکم میں ہوتا ہے جیسا کہ بیان ہوا۔

ضلت أو سرقت فاشترى أخرى ثم وجدها فالأفضل ذبحها ,وإن ذبح الأولى جاز, وكذا الثانية لو قيمتها كالأولى أو أكثر,وإن أقل ضمن الزائد ويتصدق به بلا فرق بين غني وفقير, وقال بعضهم :إن وجبت عن

يسار فكذا الجواب وإن عن إعسار ذبحهما.(الدر المختار)وقال بعضهم الخ اقتصر عليه في البدائع،وقال السائحاني :وبه جزم الشمني كما سيذكره الشارح وهو الموافق للقواعد،اھ . (ردالمحتار: ۹/ ۴۶۷؛بدائع: ۴/ ۱۹۹-۲۰۰)

④ فقیر نے قربانی کی پھر ایام گذرنے سے پہلے مالدار ہوگیا تو اس کو قربانی کا اعادہ واجب ہے یہی صحیح ہے کیوں کہ اس کی پہلی قربانی نفل تھی۔ (بدائع: ۴/ ۱۹۸) لیکن ردالمحتار میں بزازیہ کے حوالہ سے ہے کہ:''متاخرین کے نزدیک اعادہ لازم نہیں اور اسی کو ہم اختیار کرتے ہیں''۔

ولو ضحى الفقير ثم أيسر في آخره عليه الإعادة في الصحيح لأنه تبين أن الأولى تطوع،بدائع ملخصا.لكن في البزازية وغيرها أن المتأخرين قالو: لاتلزمه الاعادة،وبه نأخذ.(ردالمحتار: ۹/ ۴۵۸)

قربانی کے وجوب وسقوط میں معتبر وقت

قربانی کے وجوب وسقوط میں اعتبار آخری وقت کا ہے۔ والمعتبر وجود هذه الشرائط آخر الوقت وإن لم تكن في أوله. (ردالمحتار: ۹/ ۴۵۲)

پس قربانی کے آخر وقت میں غریب آدمی غنی ہوگیا؛ یا مسافر مقیم ہوا؛ یا نابالغ بالغ ہوا؛ یا کافر مسلمان ہوا،اور وہ سب غنی ہیں تو ان پر قربانی واجب ہوجائے گی۔ اور اگر آخر وقت میں غنی (جس نے ابھی قربانی نہیں کی) فقیر ہوگیا؛ یا مرگیا؛ یا مرتد ہوگیا (نعوذ باللہ)؛ یا سفر کرلیا تو اس سے وجوب ساقط ہوجائے گا۔

والمعتبر آخر وقتها للفقير وضده والولادة والموت،فلو كان غنيا في أول الأيام فقيرا في آخرها لاتجب عليه،وإن ولد في اليوم الآخر تجب عليه،وإن مات فيه لاتجب عليه (ردالمحتار: ۹/ ۴۶۲؛بدائع الصنائع: ۴/ ۲۰۰)

قربانی کے ایام واقات

① قربانی کے تین دن ہیں: ۱۰/ ۱۱/ ۱۲ ذی الحجہ۔ افضل پہلا دن ہے پھر دوسرا پھر تیسرا۔(ردالمحتار: ۹/ ۴۵۸)

② اگر ذی الحجہ کے چاند کا مسئلہ مشکوک ہو جائے اور ۱۲/ تاریخ کے متعلق ۱۳/ ہونے کا بھی شک ہو تو افضل ہے کہ ۱۲/ سے پہلے قربانی کر لے، اگر ۱۲/ کو قربانی کرے تو مستحب ہے کہ اس گوشت کو صدقہ کر دے خود نہ کھائے (یہی حکم ۹ اور ۱۰ میں شک ہونے کا ہے)

وإذا شك في يوم الأضحى فالمستحب أن لايؤخر إلى اليوم الثالث فإن أخر يستحب أن لايأكل منه ويتصدق بالكل.(هنديه: ۵/ ۲۹۴،خانية"مع الهنديه":۳/ ۳۴۵)

③ روشنی کا معقول انتظام ہو تو رات میں (یعنی درمیان کی دوراتوں میں) بھی قربانی کر سکتے ہیں، فقہاء نے جو مکروہ لکھا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ رات میں تاریکی کی وجہ سے غلطی کا احتمال رہتا ہے۔ وكره تنزيهاً الذبح ليلاً لاحتمال الغلط.

(الدر المختار: ۹/۴۶۳) مگر جب دن جیسی روشنی ہوتو پھر یہ احتمال نہیں رہتا پس کراہت ختم ہوجائے گی جیسا کہ رمی جمار کا مسئلہ ہے۔(مؤلف)

④شہر یعنی جہاں عید کی نماز ہوتی ہے وہاں نماز عید کے بعد قربانی کی جائے، نماز سے پہلے قربانی جائز نہیں، اگر کسی وجہ سے نماز نہ ہوسکے تو زوال کے بعد قربانی درست ہے۔فإن اشتغل الإمام فلم يصل أو ترك عمدا حتى زالت فقد حل الذبح بغير صلاة في الأيام كلها الخ. (ردالمحتار: ۹/۴۶۱)

⑤اگر شہر میں کئی جگہ نماز ہوتی ہوتو کسی بھی ایک جگہ نماز ہوجائے قربانی درست ہے سب جگہ نماز ہوجانا ضروری نہیں۔

ولو ضحى بعد ماصلى أهل المسجد ولم يصل أهل الجبانة أجزأه استحسانا لأنها صلاة معتبرة، حتى لو اكتفي بها اجزأتهم وكذا عكسه، هداية. (ردالمحتار: ۹/۴۶۰)

⑥اور دیہاتوں میں جہاں عید کی نماز نہیں ہوتی ہے صبح صادق کے بعد ہی سے قربانی جائز ہے، البتہ مستحب وقت طلوع آفتاب کے بعد ہے کہ اس وقت دن کے آثار مکمل ہوتے ہیں۔

وأفضل وقت التضحية لأهل السواد مابعد طلوع الشمس لأن عنده يتكامل آثار أول النهار. (بدائع الصنائع: ۴/۲۲۳)

⑦لیکن اگر شہر میں یہ واقعہ پیش آوے کہ کسی وجہ سے نماز صحیح نہیں ہوئی مثلاً

امام نے بے وضو نماز پڑھا لی وغیرہ اور لوگوں نے قربانی کر لی ہے تو اب صرف نماز کا اعادہ کیا جائے اور جن لوگوں نے بے خبری میں قربانی کر لی ان کی قربانی درست ہوگئی اس کا اعادہ لازم نہیں۔ تبين أن الامام صلى بغير طهارة تعاد الصلاة دون الأضحية. (الدر المختار: ۹/ ۴۶۲)

⑧ اور اعتبار جانور کی جگہ کا ہے نہ کہ اس کے مالک کی جگہ کا، پس جانور دیہات میں ہو اور اس کا مالک شہر میں تو طلوع فجر کے بعد ہی سے قربانی کی جاسکتی ہے اور اس کے برعکس میں یعنی مالک دیہات میں ہو اور جانور شہر میں تو نماز عید کے بعد ہی قربانی درست ہوگی، اس سے پہلے جائز نہیں۔ (المعتبر مكان الأضحية لا مكان من عليه) فلو كانت في السواد والمضحي في المصر جازت قبل الصلاة، وفي العكس لم تجز. (ردالمحتار: ۹/ ۴۶۰)

فائدہ: البتہ موکل اور وکیل کی جگہ میں ایام وتاریخ کا فرق ہو تو کس جگہ کا اعتبار ہوگا؟ تو اس میں محقق قول یہ ہے کہ دونوں ہی جگہ عید کا ہونا ضروری ہے ورنہ قربانی درست نہ ہوگی (اس سلسلے میں تفصیل وتحقیق کے لئے ملاحظہ فرمائیں: راقم کی کتاب: فقہی ضوابط، اور مسائل المیزان)

قربانی کے جانور اور ان کی عمریں

① بکرا بکری، مینڈھا مینڈھی: ایک سال کے؛ گائے بیل، بھینس بھینسا: دو سال کے؛ اونٹ اونٹنی: پانچ سال کے؛ بس انہیں جانوروں کی قربانی درست ہے ان کے علاوہ کوئی اور جانور: ہرن، خرگوش وغیرہ کی قربانی درست نہیں۔ (الدر

المختار: ۴۶۶/۹، بدائع: ۲۰۵/۴)

②اگر کوئی جانور دو مختلف الجنس جانور کے اختلاط سے پیدا ہوا ہو تو اس میں اس کی ماں کا اعتبار ہوگا مثلاً ہرن اور بکری کے اختلاط سے پیدا ہوا تو اس کی قربانی جائز ہے کہ ماں اس کی بکری ہے اور اس کے برعکس یعنی بکرا اور ہرنی کے اختلاط سے پیدا ہوا تو اس کی قربانی جائز نہ ہوگی علیٰ ہذا القیاس۔ والمتولد بين الأهل والوحشي يتبع الأم. (الدر المختار: ۴۶۶/۹)

③عمر کے حساب میں ہر جانور میں مذکورہ عمر کا اعتبار ہوگا اس سے ایک دن بھی کم ہو تو قربانی جائز نہ ہوگی۔ حتى لو ضحى بأقل من ذالك لم يجز. (هنديه: ۲۹۷/۳) اور حساب میں اعتبار قمری سال کا ہوگا نہ کہ شمسی جیسا کہ زکوٰۃ میں ہے۔

④البتہ صرف مینڈھا (بھیڑ) کے متعلق یہ حکم ہے کہ اگر وہ چھ ماہ یا زیادہ عمر کا ہو اور اتنا فربہ ہو کہ سال بھر کے مینڈھوں میں اس کو چھوڑ دیا جائے تو دور سے چھوٹا معلوم نہ ہو تو ایسے مینڈھے کی قربانی درست ہے۔ (الدر المختار: ۴۶۵/۹)

⑤اگر بیچنے والا جانور کی پوری عمر بتلاتا ہو اور ظاری حالات سے بھی ایسا لگتا ہو تو اس پر اعتماد کیا جا سکتا ہے، اگر چہ وہ کافر ہو۔ (يجب أن يعلم بأن العمل بغالب الرأی جائز في باب الديانات و في باب المعاملات. (هنديه: ۳۱۳/۵)

⑥اور اعتبار عمر کا ہے دانت نکلنے کا نہیں، حتیٰ کہ اگر کسی بکرے کی عمر یقیناً ایک سال ہو گئی ہے، لیکن آگے کے دو دانت نہیں نکلے (جو عامۃ بکری بھیڑ میں سال بھر

ہونے کی علامت سمجھا جاتا ہے) تب بھی اس کی قربانی جائز ہے۔ (رحيميه: ۱۸۱/۳، محمودیه: ۳٦٧/١٧)

بڑے جانور میں شرکت

① بکرا مینڈھا ایک ہی آدمی کی طرف سے ہوسکتا ہے اس میں شرکت جائز نہیں اور بڑا جانور یعنی اونٹ اونٹنی، گائے بیل، بھینس بھینسا میں سات آدمی شریک ہوسکتے ہیں۔ سات سے زیادہ جائز نہیں، اگر آٹھ آدمی شریک ہوئے تو کسی کی بھی قربانی جائز نہ ہوگی۔ سات سے کم میں کوئی حرج نہیں پورا جانور ایک ہی آدمی کی طرف سے ہو تب بھی جائز ہے۔ (الدر المختار: ۹/ ۴۵۷)

② اور تمام شرکا کے لئے ضروری ہے کہ کوئی نہ کوئی عبادت مثلاً قربانی یا عقیقہ یا دمِ تمتع وغیرہ کی نیت سے شریک ہوں، اگر ایک کی بھی نیت گوشت خوری کی ہوگی تو سب کی قربانی درست نہ ہوگی۔

وإن كان شريك الستة نصرانيا أو مريد اللحم لم يجز عن واحد منهم لأن الإراقة لا تتجزأ. (الدر المختار: ۹/ ۴۷۲)

③ اگر کوئی شخص جانور میں ایک حصہ اپنے کسی مرحوم رشتہ دار یا پیر و مرشد یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے رکھنا چاہے تو رکھ سکتا ہے جائز ہے۔ اور یہ بھی جائز ہے کہ چھ آدمی اپنا حصہ رکھنے کے بعد ساتواں حصہ مشترکہ طور پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے کردیں۔ (محمود يه :۱۷/ ۴۰۵؛ رحيميه: ۲/ ۹۰؛ ومستفاد:

الدرالمختار: ٩/ ٤٧١)

④ اگر شرکاء میں سے کوئی مرگیا تو میت کے ورثا کی اجازت (صراحتاً یا دلالتاً) ضروری ہے، ان کی اجازت کے بغیر کسی کی قربانی جائز نہ ہوگی۔

ولو ذبحوها بلا إذن الورثة لم يجزهم لأن بعضها لم يقع قربة. (الدر المختار: ٩/ ٤٧١)

⑤ اگر غریب نے جانور اپنے لئے خریدا، اور خریدتے وقت شرکت کی نیت نہیں تھی تو وہ جانور اسی کے لئے متعین ہوگیا اب اس میں کسی اور کو شریک نہیں کرسکتا، برخلاف غنی (صاحب نصاب) کے۔

أما الفقير فلا يجوز أن يشرك فيها لأنه أوجبها على نفسه بالشراء للأضحية فتعينت. (ردالمحتار: ٤/ ٣٨، باب الهدي)

قربانی میں مانع اور غیر مانع عیوب

اس سلسلہ میں اصول یہ ہے کہ: جانور میں ہر ایسا عیب جس سے کسی قسم کی منفعت یا ظاہری جمال بالکل ختم ہوجائے قربانی کے لئے مانع ہے۔ اور جو عیب ایسا نہ ہو اس میں حرج نہیں۔

كل عيب يزيل المنفعة على الكمال أو الجمال على الكمال يمنع الأضحية وما لا يكون بهذه الصفة لا يمنع (هنديه: ٥/ ٢٩٩)

پس اس پر متفرع کرتے ہوئے کچھ تقریبی تحدید پیش کی جاتی ہے:

مانع عیوب:

① جو جانور اندھا یا کانا ہو، یا اس کی ایک آنکھ کی تہائی سے زائد روشنی چلی گئی ہو اس کی قربانی جائز نہیں۔(۱)

② جانور کا ایک کان ایک تہائی سے زائد کٹ گیا ہو؛ یا دُم (پونچھ) ایک تہائی سے زائد کٹ گئی ہو تو اس کی قربانی درست نہیں۔(البتہ دم یا کان پیدائشی چھوٹے ہوں تو کوئی حرج نہیں، اسی طرح کان میں سوراخ ہو یا کان لمبائی میں چیرا گیا ہو تو بھی مضائقہ نہیں)(۲)

(۱ - ۲)وفي الجامع أنه إذا كان ذهب الثلث أو أقل جاز، وإن كان أكثر لا يجوز، والصحيح أن الثلث وما دونه قليل وما زاد عليه كثير، وعليه الفتوى، كذا في فتاوى قاضي خان.(هند يه: ۲۹۷/۵؛ ردالمحتار:۳۲۴/۶)

③ اگر زبان اتنی کٹ گئی ہو کہ گھاس نہ کھا سکتا ہو تو قربانی جائز نہیں۔

وفي اليتيمة كتبت إلى أبي الحسن علي المرغيناني، ولو كانت الشاة مقطوعة اللسان هل تجوز التضحية بها؟. فقال: نعم إن كان لا يخل بالإعتلاف، وإن كان يخل به لا تجوز التضحية بها، كذا في التاتارخانية. (هندية: ۲۹۸/۵؛ ردالمحتار: ۴۷۰/۹، ط: زكريا)

④ جانور کے پیدائشی دانت نہ ہوں یا اکثر دانت گر گئے ہوں تو قربانی جائز

نہیں۔ ولا بالهتماء التي لا أسنان لها، ويكفي بقاء الأكثر. (الدر المختار؛ خانيه: ۳/ ۳۴۶)

البتہ اگر دانت نہ ہونے کے باوجود گھاس کھا سکتا ہو تو اس کی قربانی درست ہے یہی صحیح قول ہے۔

وأما الهتماء وهي التي لا أسنان لها، فإن كانت ترعى وتعتلف جازت وإلا فلا، كذا في البدائع. وهو الصحيح، كذا في محيط السرخسي. (هندية ۵/ ۲۹۸)

⑤ جانور کا سینگ جڑ سے ٹوٹ گیا اور اس کا اثر دماغ تک پہنچ گیا تو قربانی جائز نہیں۔ البتہ اگر پیدائشی سینگ نہ ہوں یا سینگ جڑ سے نہیں ٹوٹا، بیچ میں سے ٹوٹ گیا یا صرف کھول اتر گیا تو اس کی قربانی جائز ہے۔

(قوله ويضحي بالجماء) هي التي لا قرن لها خلقة وكذا العظماء التي ذهب بعض قرنها بالكسر أو غيره، فإن بلغ الكسر إلى المخ لم يجز قهستاني، وفي البدائع إن بلغ الكسر المشاش لا يجزئ والمشاش رءوس العظام مثل الركبتين والمرفقين اهـ (ردالمحتار: ۶/ ۳۲۳؛ هندية ۵/ ۲۹۸)

⑥ جانور اتنا لنگڑا ہو کہ صرف تین پاؤں سے چلتا ہو، چوتھا پاؤں زمین پر رکھتا ہی نہ ہو یا چوتھا پاؤں رکھتا تو ہو مگر اس سے چل نہ سکتا ہو تو قربانی جائز نہیں (لیکن اگر چلتے وقت اس لنگڑے پاؤں کا سہارا لے کر چلتا ہو اگرچہ لنگڑا کر چلتا ہو تو

پھر اس کی قربانی درست ہے)

والعرجاء البين عرجها: هي ما لا يمكنها المشي برجلها العرجاء، وإنما تمشي بثلاث قوائم حتى لو كانت تضع الرابعة على الأرض وتستعين بها جاز. (العناية شرح الهداية: ۵۱۵/۹)

⑦ جانور اتنا پاگل یا بیمار ہو کہ پاگل پن اور بیماری کی وجہ سے کھا پی نہ سکتا ہو تو اس کی قربانی جائز نہیں۔

وتجوز الثولاء وهي المجنونة إلا إذا كان ذلك يمنعها عن الرعي والاعتلاف فلا تجوز. (بدائع الصنائع: ۷۵/۵)

⑧ اتنا کمزور اور مریل ہو کہ ہڈیوں میں گودا نہ رہا ہو (جس کی علامت یہ ہے کہ پیروں پر کھڑا نہ ہو سکے) تو اس کی قربانی جائز نہیں (اور اگر اتنا کمزور نہ ہو بلکہ چلتا پھرتا ہو مگر دبلا پتلا ہو تو کوئی حرج نہیں اس کی قربانی جائز ہے)

(ولا...العجفاء) المهزولة التي لا مخ في عظامها. (الدر المختار)

أي لا مخ لها، وهذا يكون من شدة الهزال ... فلا يضر أصل الهزال. (ردالمحتار: ۳۲۳/۶)

⑨ دو تھن والے جانور میں ایک تھن اور چار تھن والے جانور میں دو تھن سوکھ گئے ہوں (یعنی کسی بیماری کی وجہ سے ان میں دودھ نہ اترتا ہو) یا کٹ گئے ہوں یا اتنے زخمی ہوں کہ بچہ کو دودھ نہ پلا سکے تو اس کی قربانی جائز نہیں۔

ولا...الجذاء) مقطوعة رءوس ضرعها أو يابستها. (الدر المختار)

وفي التاتارخانية والشطور لا تجزئ، وهي من الشاة ما قطع اللبن عن إحدى ضرعيها، ومن الإبل والبقر ما قطع من ضرعيها لأن لكل واحد منهما أربع أضرع. (ردالمحتار:۳۲۵/۸)ولا المصرمة أطباؤها:وهي التي عولجت حتى انقطع لبنها (الدرالمختار)(قوله وهي إلخ) فسرها الزيلعي بالتي لا تستطيع أن ترضع فصيلها. (ردالمحتار:۳۲۴/۸؛ خلاصۃالفتاویٰ:۳۲۱/۴)

⑩ خنثیٰ یعنی جانور میں پیدائشی مذکر ومؤنث دونوں کی علامت ہو، یا کوئی علامت نہ ہوتو قربانی جائز نہیں۔

ولا بالخنثى لأن لحمها لا ينضج. (الدرالمختار) وبهذا التعليل اندفع ما أورده ابن وهبان من أنها لا تخلو إما أن تكون ذكرا أو أنثى، وعلى كل تجوز. (ردالمحتار:۳۲۵/۶؛هندية:۲۹۹/۵)

ملحوظہ: یہ سب عیوب خواہ خریدنے سے پہلے ہوں یا خریدنے کے بعد پیدا ہوئے ہوں دونوں کا حکم یکساں ہے، البتہ ذبح کرتے وقت جانور کے تڑپنے یا کودنے سے کوئی عیب پیدا ہوجائے تو کوئی حرج نہیں ایسا عیب معاف ہے۔

ولایضر تعیبها من اضطرابها عند الذبح (الدر المختار على هامش ردالمحتار: ۴۷۱/۹،م:زكريا)

غیر مانع عیوب:

وضاحت: غیر مانع عیوب تو بے شمار ہیں ، یہاں صرف ان کو بیان کیا جاتا ہے جن سے غلط فہمی اور اشتباہ لاحق ہوسکتا ہے، پس وہ یہ ہیں:

① جانور خارش زدہ ، مگر فربہ ہوتو اس کی قربانی جائز ہے ۔ ویضحي ...الجرباء السمينة ، فلو مهزولة لم يجز.(الدر المختار على هامش ردالمحتار: ۹/ ۴۶۵)

② زیادہ عمر ہوجانے کی وجہ سے بچہ پیدا کرنے کے لائق نہ رہا ہو، اس کی قربانی جائز ہے۔ ويجوز المجبوب ... والعاجزة عن الولادة لكبر سنها. (هندية: ۵/ ۲۹۷)

③ داغ دیا ہوا ہوتو کوئی حرج نہیں، قربانی جائز ہے۔ ويجوز ... اللتى بها كَيّ.(هندية: ۵/ ۲۹۷)

④ جانور ایک خصیے (فوطے) والا ہوتو کوئی بات نہیں ، قربانی درست ہے۔ (بدليل جواز الخصي، كما في المحمودية)

⑤ جانور رسولی والا ہوتو مضائقہ نہیں، قربانی صحیح ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ: ۳/ ۱۸۳) (رسولی: گلٹی اور بڑی گرہ کو کہتے ہیں جو مواد سے ہوجاتی ہے یہ عامۃً اوپری حصہ میں پشت اور گردن کے بیچ میں ہوتی ہے، فیروز اللغات)

⑥ کتیا، خنزیر یا عورت کے دودھ سے جس جانور نے پرورش پائی ہو اس کی قربانی جائز ہے (کیوں کہ بڑا ہونے تک چارہ وغیرہ کھانے سے اس دودھ کا اثر ختم

ہوجاتا ہے)حلت كماحل أكل جدي غذى بلبن خنزير. (الدر المختار: ۹/ ۴۹۱، کتاب الحظر)

⑦ جانور نجاست کھانے والا ہو مگر چند روز باندھ کر اس کو چارہ کھلایا گیا ہو، تو اس کی قربانی جائز ہے۔ بزازیہ میں ہے کہ اس کی مدت اونٹ میں ایک مہینہ؛ گائے، بھینس میں ۲۰/ روز اور بکرے مینڈھے میں ۱۰/ روز ہے، مگر علامہ سرخسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اصح یہ ہے کہ وقت کی کوئی تحدید نہیں جب بھی جانور کے گوشت سے بدبو ختم ہوجائے ذبح کرنا جائز ہے۔ وفي البزازية: أن ذالك شرط في اللتى لاتأكل إلا الجيف ولكنه جعل التقدير في الابل بشهر وفي البقر بعشرين وفي الشاة بعشرة، وقال السرخسي: الأصح عدم التقدير حتى تزول الرائحة المنتنة. (ردالمحتار: ۹/ ۴۹۱، کتاب الحظر)

اور جو جانور نجاست کے ساتھ چارہ وغیرہ بھی کھاتا ہو اور نجاست کھانے سے اس کا گوشت بدبو دار نہ ہوا ہو اس کو فوراً ذبح کرنا جائز ہے، باندھنا ضروری نہیں۔ ولو أكل النجاسة وغيره بحيث لم ينتن حلت. (الدر المختار على هامش ردالمحتار: ۹/ ۴۹۱)

⑧ جو جانور بت یا مزار کے نام پر چھوڑا گیا ہو مگر اس کے مالک (چھوڑنے والے) سے خرید لیا گیا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے (مالک سے خریدنا اس لئے کہ ایسا جانور مالک کی ملک ہی میں رہتا ہے) معارف القران: ۱/ ۴۲۳، سورۂ بقرہ، تحت الآية وما اهل به لغير الله.

⑨ جس جانور کے بال کاٹ لئے گئے ہوں یا بال جل گئے ہوں اس کی قربانی جائز ہے۔ و کذا المجزوزۃ وھی اللتی جز صوفھا. (ھندیۃ: ۲۹۷/۵)

⑩ زمین جوتنے یا رسی باندھنے یا مارنے سے جسم پر نشان یا زخم پڑ گیا ہو تو اس کی بھی قربانی جائز ہے۔ (عزیز الفتاویٰ: ۵۴۰/۳)

⑪ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ: جانور کو کتے نے کاٹ لیا اور کچھ زخمی کر دیا تو اس کی قربانی جائز ہے (تاہم مرہم پٹی کر کے جلد صحت یابی کی کوشش کرنی چاہئے) البتہ اگر اتنا زخمی کر دیا کہ چلنے پھرنے سے عاجز آ گیا، یا کھانا پینا چھوڑ دیا تو جب تک ٹھیک نہ ہو اس کی قربانی جائز نہیں۔

مگر مستحب یہ ہے کہ جانور خوبصورت، فربہ اور پیدائشی اعتبار سے مکمل ہو کہ یہ قربان گاہ الٰہی پر اپنی چاہت اور محبت کی قربانی ہے جس کا تقاضہ یہ ہے کہ جانور میں ذرا بھی عیب نہ ہو، ہر اعتبار سے کامل و مکمل ہو۔ قال القھستاني: واعلم أن الکل لا یخلو عن عیب، والمستحب أن یکون سلیما عن العیوب الظاھر، فما جوزھاھنا جوز مع الکراھۃ. (رد المحتار: ۴۶۸/۹)

خریدنے کے بعد عیب پیدا ہوا

اگر جانور خریدنے کے بعد ایسا عیب پیدا ہو گیا جو مانع ہے یا خریدتے وقت ہی وہ عیب موجود تھا تو اگر اس کا مالک مالدار (صاحب نصاب) ہے تو دوسرے جانور کی قربانی لازم ہے، خواہ دوسرا جانور اسی قیمت سے خریدے یا دوسری قیمت سے، بلکہ

بڑے جانور میں بھی حصہ لے سکتا ہے۔اور اگر غریب ہے تو وہی عیب والا جانور ذبح کردے کیوں کہ اس کے حق میں وہ جانور خریدنے سے متعین ہوگیا ہے۔ثم كل عيب يمنع الأضحية في حق الموسر يستوى أن يشتريها كذالك أو يشتريها وهى سليمة فصارت معيبة بذالك العيب لاتجوز على كل حال وفي حق المعسر تجوز على كل حال، كذا في المحيط. (هنديه: ۵/ ۲۹۹؛ الدر المختار: ۹/ ۴۷۱)

افضل جانور

قربانی میں بکرہ ،مینڈھا بڑے جانور میں ساتویں حصے سے افضل ہے جبکہ وہ قیمت میں ساتویں حصہ سے کم نہ ہو؛ اور نر مادہ میں مادہ افضل ہے جبکہ دونوں گوشت اور قیمت کے لحاظ سے برابر ہوں، البتہ بکرا اور مینڈھا جو خصی ہو تو پھر مادہ سے افضل ہے بشرطیکہ قیمت اور گوشت میں وہ مادہ سے کم نہ ہو۔

الشاة أفضل من البقرة إذا استويا في القيمة و اللحم ...و الأنثى من المعز أفضل من التيس إذا استويا قيمة و الأنثى من الإبل و البقير أفضل (الدر المختار) مشى ابن وهبان على أن الذكر في الضأن و المعز أفضل، لكنه مقيد بما إذا كان موجوءاً ,أى مرضوض الأنثيين :أى مدقوقهما : قال العلامة عبد البر : و مفهومه أنه إذالم يكن موجوءاً لايكون أفضل . (ردالمحتار: ۹/ ۴۶۶)

حاملہ جانور

① حاملہ جانور کی قربانی جائز ہے، البتہ جس کے ولادت کی مدت بہت قریب ہو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اس کو ذبح کرنا مکروہ ہے۔ أشرفت علی الولادۃ قالوا یکرہ ذبحھا لأن فیہ تضییع الولد وھذا قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالٰی. (ھندیہ: ۵/ ۳۰۱-۲۸۷)

② اگر ذبح کے بعد پیٹ سے زندہ بچہ نکلا تو ذبح کر کے اس کو کھانا جائز ہے، اگر مرادر نکلا تو کھانا جائز نہیں اگر چہ پیدائش میں کامل ہو۔ من نحر ناقۃ...و ذبح بقرۃ فوجد في بطنھا جنینا میتا لم یؤکل أشعر أو لم یشعر یعني تم خلقه أو لم یتم. (اللباب: ۳/ ۹۵، ھندیہ: ۵/ ۲۸۷) لیکن اگر اس کو اس وقت ذبح نہیں کیا یہاں تک کہ قربانی کے ایام گذر گئے تو اب بعینہ اسی زندہ بچہ کا صدقہ کرنا واجب ہو جائے گا، اب کھانا جائز نہیں اگر کھالیا تو قیمت کا صدقہ لازم ہوگا، ایسے بچہ کو پال کر آئندہ سال قربانی کرنا بھی جائز نہیں، واجب قربانی ادا نہ ہوگی۔

فإن خرج من بطنھا حیا فالعامة أنه یفعل به مایفعل بالأم، فإن لم یذبحه حتی مضت أیام النحر یتصدق به حیا، فإن ضاع أو ذبحه و أکله یتصدق بقیمته، فإن بقي عنده وذبحه للعام القابل أضحیة لایجوزالخ. (ردالمحتار: ۹/ ۴۶۷)

③ اور اگر ذبح (یعنی قربانی) سے پہلے جانور نے زندہ بچہ جنا تو اس کا حکم یہ ہے اس کی ماں کے ساتھ اس کو بھی ذبح کر دیا جائے، مگر اس بچہ کا گوشت خود نہ کھائے بلکہ فقراء کو صدقہ کر دے، اگر کھالیا تو جس قدر کھایا ہو اس کی قیمت کا صدقہ کر دے،

اور مستحب ہے کہ اس بچہ کو ذبح کرنے کی بجائے زندہ ہی صدقہ کردے، اگرچہ قربانی کے ایام موجود ہوں۔ ولدت الأضحية ولدا قبل الذبح يذبح الولد معها (درمختار) إلا أنه لايأكل منه بل يتصدق به فإن أكل منه تصدق بقيمة ماأكل ,والمستحب أن يتصدق به ، خانية .(وعند بعضهم يتصدق بلاذبح) قدمنا عن الخانية أنه المستحب ,وظاهره ولوفي أيام النحر . (ردالمحتار: ۹/۴۶۷)

قربانی کے جانور سے انتفاع

قربانی کے جانور پر سواری کرنا بوجھ لادنا، اس کے بال یا اون کا ٹنا یا دودھ دوہنا وغیرہ یہ سب جائز نہیں۔

اگر دودھ نہ دوہنے میں جانور کو تکلیف کا اندیشہ ہو تو پانی کے چھینٹیں ماردی جائیں ، یہ بھی کافی نہ ہو تو پھر دودھ نکال کر صدقہ کردیا جائے، غریب اور مالدار دونوں کے لئے یہی حکم ہے۔(بدائع:۴/۲۲۰-۲۱۹, هندية:۵/۳۰۰)

قربانی کی قضا

① جس پر قربانی واجب تھی اس نے قربانی نہیں کی اور وقت نکل گیا تو اب اس پر متوسط قسم کے بکرے یا مینڈھے کی قیمت (جو ادائیگی کے وقت رائج ہو) صدقہ کرنا واجب ہوگا، بڑے جانور کے ساتویں حصہ کی قیمت کا صدقہ کافی نہ ہوگا۔ (أحسن الفتاوی:۷/۴۸۰)

②اگر قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا تھا مگر ذبح نہ کرسکا اور ایام گذر گئے تو اب بعینہ اسی جانور کا فقراء پر صدقہ کرنا لازم ہوگا، غنی اور فقیر دونوں کے لئے یہی حکم ہے۔

③اور قربانی کی قضا میں یہی صورت مشروع ہے جو بیان ہوئی، اگلے سال قضا کی نیت سے جانور خرید کر ذبح کرنا کافی نہیں۔ (مستفاد: ردالمحتار: ۹/ ۴۶۳ تا ۴۶۵، بدائع: ۴/ ۲۰۲)

④اگر وقت سے پہلے جانور ذبح کرلیا تب بھی اس کا تمام گوشت صدقہ کرنا لازم ہے، خود کھانا جائز نہیں كما لايحل له الانتفاع بلحمها إذا ذبح قبل وقتها. (هنديه: ۵/ ۵۰۰)

میت کی طرف سے قربانی

①میت کی طرف سے قربانی جائز ہے، میت کو اس کا ثواب پہنچتا ہے۔

②اگر خود ہی بطور تبرع قربانی کرتا ہے، میت نے وصیت نہیں کی تو وہ حصہ قربانی کرنے والے کا ملک ہے ثواب میت کو پہنچے گا، پس اس صورت میں ایک جانور یا حصہ کے ثواب میں کئی مرنے والوں کو بلکہ زندہ لوگوں کو بھی شریک کرنا جائز ہے۔ البتہ اگر میت نے وصیت کی ہے تو ایک جانور یا ایک پورا حصہ میت کی طرف سے کرنا ضروری ہے۔

③اگر اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے بھی قربانی کرنی چاہیئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہم پر بے انتہاء احسان ہے، حضرت علیؓ ہمیشہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے قربانی کیا کرتے تھے۔ (أبو داؤد : الأضحية عن الميت، حديث: ۲۴۰۸)

فائدہ: اگر میت نے وصیت کی ہے تو قربانی کا سارا گوشت صدقہ کرنا واجب ہے، خود کھانا جائز نہیں۔ اور وصیت نہیں کی ہے تو قربانی کرنے والا اس کا مالک ہے، خود بھی کھا سکتا ہے۔ لو ضحى عن ميت وارثه بأمره ألزمه بالتصديق بها وعدم الأكل منها، وإن تبرع بها عنه له الأكل لأنه يقع على ملك الذابح والثواب للميت الخ. (ردالمحتار: ۴۸۴/۹) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے کی ہوئی قربانی کا بھی یہی حکم ہے یعنی اس کا گوشت کھانا جائز ہے۔

❊ ❊ ❊ ❊

ذبح کا بیان

①ذبح کے وقت عام معمول کے مطابق ''بسم اللہ اکبر'' پڑھا جائے، اگر یاد ہوتے ہوئے بسم اللہ چھوڑ دیا تو قربانی صحیح نہ ہوگی اور اس جانور کا کھانا بھی حرام ہوجائے گا، بھول سے چھوٹ جائے تو کوئی حرج نہیں۔(هدايه ''على هامش فتح القدير'' ۴۹۹/۹)

②جو شخص چھری چلانے میں شریک ہو اس پر بھی بسم اللہ واجب ہے (ہاتھ پیر وغیرہ پکڑنے والے پر واجب نہیں) رجل أراد أن يضحي فوضع صاحب الشاة يده على السكين مع يد القصاب حتى تعاونا على الذبح قال الشيخ على كل يجب على كل واحد منهما التسمية حتى لو ترك أحدهما التسمية لايجوز كذا في الظهيرية .(هنديه : ۳۰۴/۵، الدر المختار: ۴۸۲/۹)

③اور ذبح کے وقت درود شریف پڑھنا مشروع نہیں، ہر چیز کا ایک موقع ہوتا ہے درود شریف کا یہ موقع نہیں۔(مستفاد:هنديه:۲۸۷/۵)

④اللہ تعالیٰ کے کسی بھی نام سے ذبح کرنا درست ہے جبکہ وہ تعظیم کے قصد سے ہو۔پس بسم اللہ، بسم الرحمٰن، بسم الکریم، وغیرہ سے ذبح کرنا درست ہے، مجرد اسم یعنی بغیر صفت کے صرف، اللہ، اور الرحمن وغیرہ سے بھی ذبح درست ہے، بلکہ بقصد تعظیم تسبیح (سبحان اللہ)؛ تحمید (الحمد للہ)؛ اور تہلیل (لا إلٰه الا اللہ)

سے بھی درست ہے۔

⑤ اگر تعظیم کا قصد نہ ہو بلکہ برکت کے لئے بسم اللہ پڑھا یعنی ہر کام کو شروع کرنے سے پہلے پڑھتے ہیں اس طرح کی نیت کی ؛یا ثناء یا شکرانہ کے طور پر **الحمد للہ** وغیرہ کہا؛ یا چھینک آئی اور اس پر **الحمد للہ** کہا؛ یا ازراہ دعا اللہ تعالیٰ کا نام لیا جیسے **اللّٰهم اغفر لي ، اللّٰهم الرحمني** کہا؛ یا فقط درود شریف پڑھا تو یہ ذبیحہ کے حلال ہونے کے لئے کافی نہ ہوگا۔(۱)

تاہم بہتر طریقہ یہ ہے کہ: **بسم اللہ أكبر** کہہ کر ذبح کرے۔

⑥ تسمیہ (اللہ کا نام) عربی زبان میں لینا ضروری نہیں ، کسی بھی زبان میں لیا جاسکتا ہے، خواہ عربی زبان سے واقف ہو یا نہ ہو، البتہ بہتر وہی الفاظ ہیں جو بیان ہوئے کہ وہ منقول ہیں۔(۲)

(۱-۲)(هندية: ٥/ ٢٨٦، ردالمحتار: ٦/ ٣٠٠؛ بدائع الصنائع: ٥/ ٤٨)

⑦ بوقت ذبح اللہ کے نام کے ساتھ کسی بزرگ یا نبی کا نام بغیر عطف ملانا مکروہ ہے؛ اور عطف کے ساتھ ملانا حرام ہے اس سے ذبیحہ حرام ہوجائے گا، پس اگر کہا: **بسم اللہ محمد الرسول اللہ** تو حرف عطف نہ ہونے سے بعد والا جملہ مبتدا ہوجائے گا اور شرکت نہ ہوگی، اس لئے ذبیحہ حرام نہ ہوگا ،تاہم صورتاً وصل پایا جاتا ہے اس لئے مکروہ ہوگا، بعض نے کہا: جر کے ساتھ کہا تو حکماً عطف کی بنا پر حرام ہوجائے گا، لیکن صحیح یہ ہے کہ اس میں اعراب کا اعتبار نہیں اور مطلقاً حرام نہ ہوگا۔

اور اگر حرف عطف کے ساتھ کہا جیسے **بسم اللہ و محمد الرسول اللہ** تو اس سے ذبیحہ حرام ہوجائے گا، کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ غیر اللہ کو شریک کیا گیا، پس یہ **مااھل بہ لغیر اللہ** کا مصداق بن گیا؛ البتہ اگر اس نے محمد کو رفع کے ساتھ پڑھا تو

حرام نہ ہوگا کیوں کہ وہ مبتداء ہوکر جملہ مستانفہ بن گیا اور شرکت نہ رہی، اور نصب کے ساتھ پڑھنے میں اختلاف ہے، بایں ہمہ دونوں صورتیں بالاتفاق مکروہ ہیں کیوں کہ اس میں وصل پایا جاتا ہے۔(تبیین الحقائق:۲۸۹/۵؛بدائع الصنائع :۴۸/۵)

انتباہ: تاہم اردو زبان میں اس طرح کہا:"اللہ اور اس کے رسول کے نام پر"؛ یا کہا:"اللہ رسول کے نام پر" تو دونوں صورتوں میں ذبیحہ حرام ہوجائے گا، عطف کی صورت میں تو ظاہر ہے، بغیر عطف والے جملے میں اس لئے کہ"رسول" کو یہاں علاحدہ کرکے مبتدا نہیں بنایا جاسکتا ہے، اس کا مضاف الیہ ہونا قطعی ہے برخلاف عربی جملے بسم اللہ محمد الرسول اللہ کے،مؤلف)

فائدہ: کہا جاتا ہے: آج کل قصاب عموماً بسم اللہ نہیں پڑھتے اس لئے گوشت نہیں کھانا چاہئے تو اس سلسلہ میں حکم یہ ہے کہ: مسلمان کے فعل کو حتی الامکان صحت اور حلت پر محمول کرنا واجب ہے، مگر یہ کہ اس کے خلاف بینہ قائم ہوجائے پس محض اس بنیاد پر کہ بعض قصاب بوقت ذبح بسم اللہ نہیں پڑھتے، گوشت کو حرام نہیں کہا جائے گا، کیوں کہ قصاب کے بسم اللہ نہ پڑھنے کا یقین کیسے ہوسکتا ہے؟ شاید آہستہ پڑھی ہو، ہاں اگر کسی خاص قصاب کے بارے میں کسی خاص موقع پر کسی کو بسم اللہ نہ پڑھنے کا یقین ہوجائے تو صرف وہی ذبیحہ حرام ہوگا، اسی قصاب کے دوسرے ذبائح اور دوسرے قصابوں کے ذبائح پر بلا دلیل حرمت کا حکم لگانا صحیح نہ ہوگا۔(أحسن الفتاویٰ)

وحمل فعل المسلم على الصحة والحل واجب ما أمكن إلا أن تقوم البينة.(المبسوط للسرخسي:۶۲/۱۲ كتاب الدعوىٰ)

⑧ذبح کی جگہ حلق اور لبہ کے درمیان ہے۔خیال رہے کہ ذبح میں گلے کی چار رگیں: غذا، سانس اور خون کی دو رگیں کٹ جائیں، اگر ان میں سے تین کٹیں تو بھی کافی ہے اور صرف دو ہی رگیں کٹیں تو جانور مرا ہوا ہے کھانا جائز نہیں، قربانی درست نہ ہوگی، یہ ذبح اختیاری یعنی قابو شدہ جانور کا حکم ہے (ردالمحتار: ۹/ ۴۲۴-۴۲۵)

⑨ذبح اضطراری یعنی جب جانور (باوجود کوشش کے) قابو میں نہ رہے تو کسی خاص رگ کا کاٹنا ضرور نہیں بلکہ جسم کے کسی بھی حصہ میں (بسم للہ پڑھ کر) زخم لگا دینا کافی ہے، اگر زخم سے جانور کی موت ہوجائے اور مرنے کے بعد ہی قابو وگرفت میں آئے تو اس کا کھانا حلال ہے، البتہ اگر مرنے سے پہلے قابو میں آ گیا تو اب اس کو باقاعدہ ذبح کرنا ضروری ہے، اس میں سستی کی اور جانور مرگیا تو اب کھانا حلال نہ ہوگا۔ (ردالمحتار: ۹/ ۴۴۰؛ فتح القدیر: ۹/ ۵۰۸)

⑩اور عورت کا ذبح کرنا بھی جائز ہے جبکہ وہ ذبح سے واقف ہو (ناجائز سمجھنا غلط ہے) اگرچہ عورت حائضہ ونفساء ہو۔ (سکب الأنہر: ۲/ ۵۰۷)

ذبح کے وقت نیت کا حکم

①قربانی کی نیت سے جانور خریدا ہے تو وہی نیت کافی ہے اب ذبح کے وقت قربانی کی نیت ضروری نہیں: پس اگر غلطی سے ایک دوسرے کے جانور کو ذبح کر دیا تو قربانی درست ہوجائے گی۔ ولو غلط اثنان وذبح کل شاۃ صاحبہ...صح.

(الدر المختار: ۹/۴۷۶)

②اسی طرح ایک شخص کو مثلاً ۱۰۰/ افراد نے جانور خرید کر قربانی کا وکیل بنایا، اس نے سب کی طرف سے جانور خرید کر ذبح کیا، لیکن کونسا بکرا کس کا ہے؟ نامزد نہیں کیا اور نہ کوئی تعیین کی (جیسا کہ بعض مدارس والے کرتے ہیں) تب بھی سب کی قربانی صحیح ہوجائے گی۔ (مستفاد: من هٰذه العبارة: اشترى سبعة نفر سبع شياة بينهم ولم يسم لكل واحد منهم شاة بعينها فضحوا بها كذالك فالقياس أن لايجوز وفي الاستحسان يجوز. (هنديه: ۵/ ۳۰۶) البتہ تعیین بہتر ہے تاکہ ہر ایک کی قربانی متعین ہوجائے، کوئی شک وشبہ نہ رہے۔

ذبح میں یہ امور مکروہ ہیں:

①جانور کو بھوکا پیاسا ذبح کرنا۔

②مذبح میں جانور کو گھسیٹ کر لے جانا۔

③ گراتے وقت بے جا سختی کرنا۔

④ کند چھری سے ذبح کرنا۔

⑤چاروں پیر باندھ دینا (کم از کم ایک پیر کھلا رکھنا چاہئے تاکہ جان بآسانی نکلے)

⑥جانور کو خلاف سنت طریقہ پر لٹانا (اس کا صحیح طریقہ آگے آرہا ہے)

⑦ چھری کو جانور کے سامنے تیز کرنا۔

⑧ جانور کو لٹانے کے بعد چھری تیز کرنا۔

⑨ ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح کرنا۔

⑩ گردن کے اوپر سے یا بہت نیچے سے ذبح کرنا۔

⑪ ذبح کے بعد ٹھنڈا ہونے سے پہلے گردن الگ کرنا یا کھال اتارنا، وغیرہ (یہ احکام ہر ذبیحہ کے لئے ہیں) (ماخوذ: هندیه، ردالمحتار، فتح القدیر، بدائع وغیرہ ملتقطاً)

بوقت ذبح جانور کو لٹانے اور ذبح کا صحیح طریقہ

ذبح کرتے وقت جانور کو بائیں پہلو پر لٹا کر اس کے پیر قبلہ کی جانب کریں پھر ذبح کرنے والا اپنے بائیں ہاتھ سے جانور کا سر پکڑے اور اپنا داہنا پیر جانور کے داہنے شانہ پر رکھ کر بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرے، اس طرح جانور کو لٹانا سنت ہے اور اس میں سہولت کا پہلو بھی پایا جاتا ہے، قبر میں جس طرح میت کو داہنی کروٹ پر لٹاتے ہیں اس طرح نہ لٹائیں، کہ وہاں کی سنت الگ ہے۔

وضاحت: ہند کے علاقہ کے لحاظ سے کہ یہاں قبلہ مغرب (پچھّم) کی جانب ہے تو جانور کا سر جنوب (دکھن) میں، اس کی دُم شمال (اتر) میں اور اس کے تمام پیر مغرب کی جانب کریں۔

السنة أن ینحرها قائمة معقولة الید الیسری، و البقر، و الغنم تذبح

مضطجعة على الجانب الأيسر مرسلة الرجل.(مرقاة شرح المشكاة: ۱۸۲۳/۵، كتاب المناسك، باب الهدي)وليشدّ قوائمه وليلقه على شقه الأيسر وليوجهه نحو القبلة.(بدائع الصنائع:۶۰/۵، كتاب الذبائح،آخرفصل في بيان شرط حل الأكل في الحيوان المأكول) وعمل المسلمين على أن إضجاعهايكون جانبها الأيسر؛لأنه أسهل على الذابح في أخذ السكين باليمين وإمساك رأسهاباليسار.(تكملة فتح الملهم، كتاب الأضاحي،باب استحباب الضحية)

مستحب ہے کہ ذبح سے پہلے یہ آیت پڑھے:إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا، وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي، وَنُسُكِي، وَمَحْيَايَ، وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَهُ، وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ، وَأَنَاأَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ.(أبو داؤد شريف:حديث: ۳۱۲۱)

پھر ذبح کے بعد یہ دعا مانگے:اَللّٰهُمّ تَقَبَّلْهُ مِنّي كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِيبِك مُحَمّدٍ صلى الله عليه وسلم وَخَلِيلِك اِبْراهِيمَ عَلَيْهِ الْسَّلَام.

(تاتارخانية:۴۰۰/۱۷)

گوشت کے احکام

① مستحب ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کئے جائیں، ایک حصہ فقراء ومساکین کے لئے،ایک حصہ اپنے اعزاورشتہ دار کے لئے اور ایک حصہ اپنے اہل

وعیال کے لئے، لیکن اگر کسی کے اہل وعیال زیادہ ہوں تو سارا گوشت بھی گھر پر رکھ سکتا ہے، کوئی کراہت نہیں (هندية: ۵/ ۳۰۰)(البتہ فرتج میں بھر کر رکھ لینا اور ایسے جذباتی موقع پر بھی فقراء کو نظر انداز کر دینا یہ مناسب نہیں)

② قربانی کا گوشت غیر مسلم کو بھی دینا جائز ہے البتہ بدلہ اور خدمت میں دینا جائز نہیں۔(هندية: ۵/ ۳۰۱-۲۸۷، الدر المختار: ۹/ ۴۷۵)

③ قصائی کو بھی مزدوری میں گوشت چربی وغیرہ دینا جائز نہیں، مزدوری اپنی طرف سے الگ سے دینا چاہئے۔(أيضاً)

④ اور بڑے جانور جس میں سات آدمی شریک ہوتے ہیں سب شرکا کے درمیان گوشت برابر تقسیم کرنا ضروری ہے، کمی بیشی یا اندازہ سے تقسیم جائز نہیں، اگر چہ وہ باہم ایک دوسرے کے لئے زیادتی کو حلال کر دے، البتہ جس طرف گوشت کم ہو وہاں پایہ، سر وغیرہ کو بھی شامل کر لیا جائے تو پھر کمی بیشی کے ساتھ تقسیم جائز ہے۔(ردالمحتار: ۹/ ۴۶۰)

حلال جانور کی سات چیزیں کھانا حرام ہے

① فرج (مادہ کی شرم گاہ)

② خصیتین (نر کے فوطے/ کپورے)

③ ذکر (نر کی شرم گاہ/ عضو تناسل)

④مثانہ(پیشاب کی تھیلی)

⑤دم سائل(بہتا خون جو رگوں میں سے نکلتا ہے)

⑤غدود(گرہ/گانٹھ جو کھال اور گوشت کے درمیان ہوتی ہے)

⑥ مرارہ(پِتّہ جس میں زرد رنگ کا کڑوا پانی ہوتا ہے)ما يحرم أكله من أجزاء الحيوان المأكول فالذي يحرم أكله منه سبعة: الدم المسفوح، والذكر، والأنثيان، والقبل، والغدة، والمثانة، والمرارة.(بدائع الصنائع:۵/۶۱، كتاب التضحية)

ان سات چیزوں کو یادرکھنے کے لئے مجموعہ:''فخذمغم''کو یاد کر لیجئے:

ف:سے فرج۔

خ:سے خصیتین۔

ذ:سے ذکر۔

م:سے مثانہ۔

د:سے دم سائل۔

غ:سے غدود۔

م:سے مرارہ(پِتّہ)

فائدہ:لیکن اوجھڑی اور آنتیں حلال ہیں،کھانا جائز ہے،وجہ یہ ہے کہ فقہاء نے جو حرام اشیاء بیان کی ہیں یہ ان کے علاوہ ہیں۔ (محمودیہ:۷/۱

۲۹۳) نیز گوشت کے اوپر جو خون لگا رہتا ہے وہ بھی پاک اور حلال ہے، پس گوشت دھونا ضروری نہیں، بلا دھوئے بھی کھانا جائز ہے (تاہم نظافت اور احتیاط کا تقاضہ یہ ہے کہ دھولیا جائے) البتہ گوشت پر رگوں کا خون- جو ذبح کے وقت نکلتا ہے- لگ گیا تو پھر دھونا ضروری ہے کہ وہ خون ناپاک ہے۔وما يبقى من الدم في عروق الذكاة بعد الذبح لا يفسد الثوب وإن فحش كذا في فتاوى قاضي خان، وكذا الدم الذي يبقى في اللحم؛ لأنه ليس بمسفوح. هكذا في محيط السرخسي.وما لزق من الدم السائل باللحم فهو نجس.(هنديه: ۱/۴٦، كتاب الطهارت)

ملحوظہ: ''غدة'' کے صحیح معنی وہی ہیں جو اوپر بیان ہوئے یعنی گرہ/ گانٹھ/ گھٹلی جو گوشت اور کھال کے درمیان ہوتی ہے، بعض نے اس کے معنی حرام مغز سے کیا ہے جو پشت کے مہرے میں ہوتا ہے، مگر یہ معنی صحیح نہیں، حرام مغز کے لئے عربی میں نخاع الصلب کا لفظ آیا ہے، اور فیروز اللغات: ۵٦۵ میں ہے: حرام مغز: ''اس گودے کو کہتے ہیں جو ریڑھ کی ہڈی میں ہوتا ہے'' اھ جبکہ بعض لوگوں نے کہا: حرام مغز: جانور کی پیلی رگیں ہیں جنھیں پٹھا بھی کہا جاتا ہے۔ بہر حال حرام مغز جو بھی ہو اس کا کھانا حرام نہیں اس لئے کہ وہ مستثنیات میں داخل نہیں؛ إمداد الأحكام: ۴/۲۱۳، باب الأكل والشرب میں ہے کہ: ''حرام مغز کی حرمت کا مصرح ہونا ہم کو کتب فقہ میں نہیں ملا، اگر آپ نے تصریح دیکھی ہے تو عبارت کتاب مع حوالہ صفحہ وجلد وباب لکھ کر مطلع فرمائیں، اس کے بعد نجاست سے بحث کی جائے گی''۔

اورکفایۃ المفتی میں ہے:’’حرام مغزنہ حرام ہے نہ مکروہ یونہی بیچارہ بدنام ہوگیا‘‘۔ (كفاية المفتي: ۹/۱۲۳، كتاب الحظر والإباحة، باب المأكولات والمشروبات)

تاہم بعض فقہی کتب میں حرام مغز کو کراہت میں شامل کیا گیا ہے، چنانچہ فتاوٰی رشیدیہ: ۵۵۲ میں اس کو ممنوعات میں شمار کیا ہے، اس لئے تطبیق کی یہ شکل بیان کی جاسکتی ہے کہ: حرام مغز میں طبعی کراہت مراد لی جائے نہ کہ شرعی کراہت، پس کوئی تعارض نہ رہے گا۔ واللہ اعلم بالصواب

چرم قربانی کے احکام

① چرم یعنی چمڑے کا حکم یہ ہے کہ خود بھی استعمال کرسکتا ہے دوسرے کو بھی دے سکتا ہے خواہ وہ مالدار ہی ہو، البتہ اگر چمڑے کو بیچ دیا تو پھر اس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے (گوشت کا بھی یہی حکم ہے) (الدر المختار: ۹/۴۶۵؛ بزازية على هامش الهندية: ۶/۲۹۴)

② اب اس قیمت کے مصارف وہی ہوں گے جو زکوۃ اور صدقۃ الفطر کے مصارف ہیں، مسجد و مدرسہ کی تعمیر، اساتذہ کی تنخواہ وغیرہ میں اس کی رقم صرف کرنا جائز نہیں (مگر یہ کہ کسی کو مالک بنادیا جائے اگر چہ وہ مالدار ہی ہو اور وہ فروخت کرکے اپنی طرف سے خرچ کرے تو جائز ہے)

③ جن مدارس میں خورد ونوش کا انتظام نہیں وہ بھی اس کا مصرف نہیں۔

④اسی طرح یہ بھی جائز نہیں کہ مسجد کے متولی کو بطور وکیل کے چمڑا دیا جائے اور وہ بنفسہ چمڑے کو یا بیچ کر اس کی قیمت کو مسجد میں استعمال کرے۔ (دلائل کے لئے دیکھے: إمداد الفتاوی ۵۶۷/۳)

⑤ہاں! مگر متولی یا امام کو چمڑے کا (نہ کہ قیمت کا) مالک بنا دیا جائے اور پھر وہ اپنی طرف سے مسجد میں صرف کرے تو جائز ہے، مگر لوگوں میں یہ صورت رائج نہیں، لہٰذا صراحتاً چمڑے مالک بنانا ہوگا۔ (مؤلف)

⑥اور ذبح سے پہلے چمڑا فروخت کرنا درست نہیں یہ بیع ناجائز ہے، تاہم ذبح سے پہلے صرف قیمت کا اندازہ کرلے اور سودا بعد میں کرے تو حرج نہیں، اس شرط کے ساتھ کہ چمڑے میں کوئی عیب یا خوبی پائی جائے تو قیمت میں کمی بیشی کی گنجائش ہو۔

ذبح کے بعد جانور کی رسی وغیرہ کا حکم

قربانی کے جانور کے جسم پر- بوقت خرید- جو چیزیں ہوتی ہیں رسی، قلادۃ، بالی وغیرہ (ذبح کے بعد) ان سب کا صدقہ کردینا مستحب ہے، خود بھی استعمال کرسکتا ہے، البتہ اگر فروخت کردے تو اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔ خرید نے کے بعد خود اپنی رسی وغیرہ کو استعمال کیا ہے تو اس کے لئے صدقہ کا حکم نہیں ہے۔

(مستفاد: رد المحتار: ۴۷۴/۹؛ محمودیہ: ۴۸۸/۱۷)

چند آداب واحکام

①حدیث میں ہے کہ جو شخص قربانی کا ارادہ رکھے وہ ذی الحجہ کے آغاز ہی سے

بال اور ناخن تراشا ترک کردے، یہ مستحب ہے (جس کو قربانی نہیں کرنی اس کے لئے یہ حکم نہیں ہے) (مسلم شریف :نهی من دخل عليه عشر ذی الحجه، حديث ٣٦٥٣، نسائی، باب ١٣ حديث: ٤٢٨٦)

(۲) اور قربانی کرنے والے کے لئے یہ حکم اس لئے ہے کہ وہ اپنی جان کے فدیہ میں قربانی کر رہا ہے، اس کا ہر جزو قربانی کے جانور کے ہر جزو کے بدلہ میں ہے، پس مستحب ہے کہ نزول رحمت کے وقت اس کا کوئی جزو غائب ہو کر قربانی کی رحمت سے محروم نہ رہے۔ لیکن اگر چالیس روز سے زائد مدت ہو جاتی ہو تو پھر کراہت سے بچنے کے لئے ڈھیل و سستی نہ کرے۔ (فتاویٰ رحيميه: ٢/٨٨)

(۳) جو قربانی کی استطاعت نہیں رکھتا اس کو بقرہ عید میں مرغی ذبح کرنا مکروہ ہے کہ یہ مجوس کا طریقہ ہے۔ (الدر المختار: ٩/٤٥٤)

****

عقیقہ کا بیان

①عقیقہ: عَقٌّ سے مشتق ہے جس کے معنی ہے کاٹنا، اصطلاح میں عقیقہ کہتے ہیں: بچہ کی پیدائش کے ساتویں روز (یعنی بچہ جمعہ کو پیدا ہوا تو جمعرات کو) اس کے بال کاٹنا اور جانور ذبح کرنا۔

②عقیقہ سنت ہے، حدیث شریف میں ہے کہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بچہ اپنے عقیقہ کے بدلہ میں مرہون ہوتا ہے، یعنی معرض آفات میں رہتا ہے عقیقہ کرنے سے آفات اور بلائیں دور ہوجاتی ہیں۔(أبو داؤد، حديث: ۲۸۳۸)

③عقیقہ میں لڑکے کی طرف سے دو بکرے یا مینڈھے اور لڑکی کی طرف سے ایک بکرا یا مینڈھا ذبح کرنا مسنون ہے۔(مسند أبي يعلى الموصلي، حديث: ۴۵۲۸)

④مذکر ومؤنث کی رعایت ضروری نہیں یعنی لڑکے کی طرف سے بکرا اور لڑکی کی طرف سے بکری ہی ہونا (البتہ رعایت بہتر ہے) نیز یہ بھی ضروری نہیں لڑکے کی طرف سے دو ہی بکرے ہوں بلکہ گنجائش نہ ہو تو ایک بکرا بھی کافی ہے۔(كفاية المفتي: ۸/۲۴۴-۲۴۱)

⑤اسی طرح بڑے جانور میں حصہ بھی لیا جاسکتا ہے لڑکی کا ایک حصہ اور لڑکے کے دو حصے۔(إعلاء السنن: ۱۷/۱۱۹، كتاب الذبائح، المعجم الصغير

للطبراني: ۸۴/۱، باب من اسمه ابراهيم)

⑥عقیقہ کے دن بچہ کے بال کاٹ کر سر میں زعفران (پانی میں بھگوکر) مل دینا اور بال کے وزن برابر چاندی صدقہ کرنا مستحب ہے، لیکن اگر نہیں کیا تب بھی عقیقہ درست ہے۔ (مستفاد: صحیح ابن حبان، حديث ۵۳۹۸، باب العقيقة، ردالمحتار ۹:۴۸۵)

⑦ اگر کسی نے ساتویں روز عقیقہ نہیں کیا تو چودہویں روز یا اکیسویں روز کرے، بلا وجہ تاخیر نہ کرے، یہ مستحب ہے، جہاں تک جواز کی بات ہے عمر بھر میں جب چاہے کرسکتا ہے۔ایک ضعیف حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا عقیقہ نبوت کے بعد کیا تھا۔ (إعلاء السنن: ۱۲۱/۱۷ كتاب الذبائح ؛ فتح الباری: ۵۹۵/۹ باب العقيقه؛طحاوي: حديث ۸۸۳)

⑧اور مستحب ہے کہ اسی ساتویں روز ہی بچہ کا نام رکھا جائے۔اس سے آگے پیچھے بھی رکھا جاسکتا ہے، بلکہ پیدائش سے پہلے بھی نام رکھنا جائز ہے۔ (رحمة الله الواسعة: ۱۹۱/۵)

⑨اور عقیقہ زندہ بچہ ہی کا درست ہے مرحوم بچہ کا عقیقہ ثابت نہیں (رحيميه: ۹۴/۲) البتہ ساتویں دن سے قبل بچہ مرجائے تو اس کا عقیقہ مستحب ہے۔ (ولومات قبل السابع ، استحب العقيقة عندنا. (إعلاء السنن: ۱۲۶/۱۷، ذبائح)

⑩ عقیقہ کے جانور میں وہی عمر اور اوصاف کا لحاظ ضروری ہے جو قربانی میں ضروری ہے (گوشت اور چمڑے میں بھی یہی حکم ہے) (ردالمحتار ۹:۴۸۵)

⑪ عقیقہ کا گوشت کچا بھی تقسیم کیا جاسکتا ہے اور پکا کر دعوت بھی جائز ہے (أیضاً)

⑫ شادی کی دعوت میں عقیقہ کی نیت درست ہے، مگر بہتر نہیں مستقل کرنا چاہئے۔ (رحیمیہ: ۱۷۱/۶)

⑬ اور عقیقہ میں تفاؤلاً جانور کی ہڈیاں نہ توڑنا مستحب ہے، اس سلسلہ حضرت عائشہ کی روایت ثابت ہے۔ (إعلاء السنن: ۱۱۷/۱۷، کتاب الذبائح) البتہ ہڈیاں توڑنا 'ناجائز' بھی نہیں۔ (ردالمحتار ۹:۴۸۵) بعض لوگ ناجائز سمجھتے ہیں، اس کی علامت یہ ہے کہ اگر کسی نے توڑ لی تو باقاعدہ نکیر کی جاتی ہے یہ غلط ہے، قابل اصلاح ہے۔ (الإصرار علی المندوب یبلغه الی حد الکراهة. (السعایة: ۲۶۵/۲، قبیل فصل في القرأة)

فائدہ: عقیقہ کی کئی حکمتیں اور مصلحتیں ہیں، ایک تو اوپر بیان ہوئی کہ اس سے آفات و بلائیں دور ہوتی ہیں، دوسری مصلحت یہ ہے: کہ عقیقہ سے لطیف پیرایہ میں بچہ کے نسب کی تشہیر ہوتی ہے، اور بچہ کے نسب کی تشہیر اس لئے ضروری ہے کہ کل کو کوئی ایسی ویسی بات نہ کہے جو بچہ کو ناپسند ہو یعنی کوئی اس کے نسب میں طعن نہ کرے۔ اور تشہیر کا یہ طریقہ مناسب نہیں کہ باپ گلی گلی چلاتا پھرے کہ میرے

یہاں بچہ پیدا ہوا ہے، بچہ کے نسب کی اشاعت کا بہترین طریقہ عقیقہ کرنا ہے۔ جیسے خانہ آبادی کی تشہیر کا بہترین طریقہ ولیمہ ہے۔ (ماخوذ: رحمۃ اللہ الواسعۃ ۵/۱۸۷)

❊ ❊ ❊ ❊

تمت بالخير

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنا ذُنُوبَنا وَإِسْرافَنا فِي أَمْرِنا وَثَبِّتْ أَقْدامَنا وَانْصُرْنا عَلَى الْقَوْمِ الْكافِرِينَ

رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسابُ

سُبْحانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ

وَسَلامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعالَمِينَ

مَنْ يُّرِدِاللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ

فقہی ضوابط

تشریحات، تفریعات، تمثیلات

تنقیح واضافہ شدہ ایڈیشن ۱۴۴۰ھ

- علم فقہ میں بصیرت وجلا پیدا کرنے والی ایک اہم ومقبول کتاب
- قدوری سے لے کر دُرِ مختار تک کے ہر طالب علم کی ایک ضرورت
- خصوصاً مفتیانِ کرام اور ہدایہ کے طلبہ کیلئے ایک انمول تحفہ

جلد اول

تالیف

مفتی اُسامہ پالن پوری ڈینڈرولوی

خادم التدریس جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل

نظر ثانی

حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری زید مجدہ

شیخ الحدیث وصدر المدرسین دار العلوم دیوبند

مکتبہ حجاز دیوبند

مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّہْہُ فِی الدِّیْنِ

فقہی ضوابط

تشریحات، تفریعات، تمثیلات

تنقیح واضافہ شدہ ایڈیشن ۱۴۴۰ھ

- علم فقہ میں بصیرت وجلا پیدا کرنے والی ایک اہم ومقبول کتاب
- قدوری سے لے کر دُرِ مختار تک کے ہر طالب علم کی ایک ضرورت
- خصوصاً مفتیانِ کرام اور ہدایہ کے طلبہ کیلئے ایک انمول تحفہ

جلد دوم

تالیف

مفتی اُسامہ پالن پوری ڈینڈرولوی

خادم التدریس جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل

نظر ثانی

حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری زید مجدہ

شیخ الحدیث وصدر المدرسین دارالعلوم دیوبند

مکتبہ حجاز دیوبند

یہ کتاب!

محدث کبیر حضرت اقدس مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری:

یہ کتاب طلبہ کے لئے تو مفید ہے ہی، اساتذہ کے لئے بھی مفید ہے، اگر اساتذہ اس کا مطالعہ کریں تو ان کی فقہ کی تعلیم میں چار چاند لگ جائیں گے اور ان کے لئے بکھری ہوئی جزئیات کو ایک لڑی میں پرو کر پیش کرنا آسان ہو جائے گا۔

☼☼☼

شیخ الاسلام حضرت اقدس مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب:

ماشاءاللہ ایک علمی ضرورت پوری فرمائی ہے، جس کے بارے میں امید ہے کہ اہل علم اور طلبہ کے لیے ان شاءاللہ مفید ہوگی۔

☼☼☼

فقیہ العصر حضرت مولانا خالد سیف اللہ صاحب رحمانی:

مؤلف کی یہ کاوش 'تالیف برائے تالیف' نہیں ہے؛ بلکہ واقعی اس سے ایک ایسے گوشہ کی تکمیل ہوتی ہے جس پر کام کی ضرورت تھی... مؤلف عزیز نے صرف نقل ہی پر اکتفا نہیں کیا ہے؛ بلکہ استنباط سے بھی کام لیا ہے... غالباً اردو زبان میں اس طرح کی یہ پہلی کوشش ہے، اس لئے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ فقہ کے اساتذہ وطلبہ کے لئے یہ ایک گراں قدر تحفہ ہے... اگر اساتذہ اس کتاب کو اپنے سامنے رکھیں گے تو ان شاءاللہ نفع محسوس کریں گے۔

☼☼☼

حضرت مولانا مفتی سید سلمان صاحب منصور پوری:

اس کتاب کے مطالعہ سے بالخصوص فقہ وفتاویٰ میں مشغول طلبہ واساتذہ کو بھرپور رہنمائی ملے گی، فقہی کتابوں کا سمجھنا آسان ہوگا اور علم میں بصیرت اور جلاء پیدا ہوگی۔

MAKTABA HIJAZ

Urdu Bazar, Near Qazi Masjid, Deoband - 247554
Distt. Saharanpur (U.P.) India
Mobile: 9358914948, 9997866990

کتاب کی اجمالی فہرست

کتاب الطهارة:	سجدۂ سہو	عدت کا بیان	کتاب الإجارة
وضو-غسل	مریض ومعذور	ثبوت نسب	کتاب الشفعة
پانی-تیمم	سجدۂ تلاوت	الأیمان والنذور	کتاب المزارعة
مسح علی الخفین	سفر ومسافر	کتاب اللقطة	کتاب الذبح والأضحیة
حیض-نفاس	جمعہ وعیدین	کتاب الشرکة	کتاب الحظر والإباحة:
نجاست حقیقیہ	کسوف وخسوف	کتاب الوقف	اکل وشرب
استنجاء	استسقاء کی نماز	کتاب البیوع:	حلال وحرام کمائی
کتاب الصلاة:	کتاب الجنائز	ربا-بیع سلم	لباس-پردہ
اوقات نماز	کتاب الزکاة:	بیع صرف	جسمانی وضع وقطع
اذان واقامت	صدقۂ فطر	دین-قمار	سونا چاندی
شرائط نماز	کتاب الصوم:	کتاب الکفالة	علاج وعملیات
ارکان نماز	مفسدات صوم وکفارہ	کتاب الحوالة	قرآن واشیائے مقدسہ
قاری کی لغزشیں	اعتکاف کا بیان	کتاب القضاء	سلام وقیام اور تقبیل
امامت واقتداء	کتاب الحج:	کتاب الشهادة	تصویر وفوٹو
جماعت کا بیان	وجوب حج	کتاب الوکالة	کھیل کود
مسبوق کا بیان	احرام-رمی-طواف	کتاب الدعوی	جھوٹ-غیبت
مفسدات نماز	جنایات کا بیان	کتاب الإقرار	وعدہ خلافی
سترہ کا بیان	کتاب النکاح:	کتاب الإبراء	گناہ وتوبہ
محاذات کا بیان	کفاءت-ولایت	کتاب الصلح	متفرقات حظر واباحت
مکروہات نماز	رضاعت-مصاہرت	کتاب المضاربة	کتاب الوصایا
نفل نماز	کتاب الطلاق:	کتاب الودیعة	الفرائض/المیراث
قضا نماز	رجعت-ایلاء	کتاب العاریة	کتاب الإیمان والعقائد
فدیہ کا بیان	خلع-ظہار	الصدقة والهدیة	شجرات/نقشہ جات

MAKTABA HIJAZ

Urdu Bazar, Near Qazi Masjid, Deoband - 247554

Distt. Saharanpur (U.P.) India

Mobile: 9358914948, 9997866990

اَوۡفُوا الۡمِکۡیَالَ وَالۡمِیۡزَانَ بِالۡقِسۡطِ

مسائل المیزان

- وہ فقہی مسائل جن کا تعلق ناپ تول، مساحت، مقدار اور تعداد سے ہے
- شروع میں اوزانِ شرعیہ کا چارٹ اور اہم مسائل کے نقشہ جات بھی ہیں

تالیف

مفتی اُسامہ پالن پوری ڈینڈرولوی

خادم التدریس جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل

نظر ثانی

حضرت اقدس مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری مدظلہ

شیخ الحدیث وصدر المدرسین دار العلوم دیوبند

مکتبہ حجاز دیوبند

یہ کتاب!

اس کتاب میں اوزان، مقادیر اور اعداد سے متعلق فقہی مسائل باریک بینی سے جمع کیے گئے ہیں، کتاب کے شروع میں مصنف نے ایسے نقشے بھی دیئے ہیں جن سے پوری کتاب بیک نظر سامنے آجاتی ہے، کتاب پڑھ کر حیرت ہوئی کہ مصنف نے موضوع سے متعلق تمام مسائل کا احاطہ کرلیا ہے--- حاشیہ میں ہر بات کا حوالہ ہے، کوئی مسئلہ بے حوالہ نہیں، اس سے کتاب باوقار بن گئی ہے اور اہلِ علم کے لیے قابل استفادہ ہوگئی ہے۔

(محدث کبیر حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری دامت برکاتہم)

مؤلف نے اپنی اس تالیف کے ذریعے طلبہ، علما اور اربابِ فتاویٰ کے لیے بڑی آسانی فراہم کردی ہے۔ فجزاهم الله أحسن الجزاء.

احقر کی پُرزور سفارش ہے کہ فقہ کا ہر طالبِ علم اسے ضرور پڑھے، کوئی دارالافتاء و کتب خانہ اس سے خالی نہ ہو۔

(نمونۂ اسلاف حضرت اقدس مفتی احمد صاحب خانپوری دامت برکاتہم)

ایک ایسی کتاب جس میں ان اوزان و مساحات کے بیان کے ساتھ ان سے متعلق فقہی مسائل و احکام بھی سامنے آجائیں، یہ کتاب اس ضرورت کو پورا کرتی ہے۔

یہ کام یقیناً محنت طلب اور جانفشانی کا متقاضی تھا، خوشی کی بات ہے مولانا نے یہ اہم اور بیش قیمت کام انجام دیا ہے، وہ واقعی اس کام پر مبارک بادی کے مستحق ہیں۔

(فقیہ العصر حضرت مولانا خالد سیف اللہ صاحب دامت برکاتہم)

Noor Graphics 9045909066

Dealer
MAKTABA HIJAZ
Urdu Bazar, Near Qazi Masjid, Deoband - 247554
Distt. Saharanpur (U.P.) India
Mobile: 9358914948, 9997866990